احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 27 فروری 2004ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعہ 27 فروری 2004ء 6 محرم 1425 ہجری - 27 تبلیغ 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 45

کرب و بلاء کی زمین

سعید بن جمہان کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس جبریل اس زمین کی مٹی لے کر آئے جہاں حضرت حسینؓ کو شہید کیا جانا تھا اور آپ کو بتایا گیا کہ اس زمین کا نام کربلاء ہے۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ تو کرب اور بلاء کا مجموعہ ہے۔ (سیر اعلام النبلاء جلد 3 ص 290 محمد بن احمد ذھبی موسسة الرسالہ بیروت 1413ھ - طبع نہم)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اس میں کس ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت امام حسین اور امام حسن رضی اللہ عنہما خدا کے برگزیدہ اور صاحب کمال اور صاحب عفت اور عصمت اور ائمۃ الھدیٰ تھے اور وہ بلاشبہ دونوں معنوں کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آل تھے۔ (تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 ص 364)

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے تھے اور پھر انبیاء کو تو رہنے دو۔ امام حسینؓ کو دیکھو کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفیں آئیں۔ آخری وقت میں جو ان کو ابتلاء آیا تھا کتنا خوفناک ہے۔ لکھا ہے کہ اس وقت ان کی عمر ستاون برس کی تھی اور کچھ آدمی ان کے ساتھ تھے۔ جب سولہ یا سترہ آدمی ان کے مارے گئے اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہوا تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا۔ اور ایسا اندھیر مچایا گیا کہ عورتوں اور بچوں پر بھی حملے کئے گئے اور لوگ بول اٹھے کہ اس وقت عربوں کی حمیت اور غیرت ذرا بھی باقی نہیں رہی۔ اب دیکھو کہ عورتوں اور بچوں تک بھی ان کے قتل کئے گئے اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 336)

آل محمدؐ اور اہل بیت کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

ترجمہ:۔ میری جان و دل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہیں اور میری خاک آل محمدؐ کے کوچہ پر قربان ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 97)

ہم ان کو راستباز اور متقی سمجھتے ہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 328)

حضرت امام حسین سید المظلومین تھے۔ (ترجمہ عربی عبارت سر الخلافہ - روحانی خزائن جلد 8 ص 353)

احمدی ڈاکٹر صاحبان مجلس نصرت جہاں کے تحت مستقل یا عارضی وقف کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 17 اکتوبر 2003ء میں فرمایا:۔

"جلسے پر میں نے ڈاکٹروں کو توجہ دلائی تھی کہ ہمارے افریقہ کے ہسپتالوں کیلئے ڈاکٹر مستقل یا عارضی وقف کریں۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالات بہت بہتر ہیں۔ وہ دقتیں اور وہ مشکلات بھی نہیں رہیں جو شروع کے واقفین کو پیش آئیں اور اکثر جگہ تو بہت بہتر حالات ہیں اور تمام سہولیات میسر ہیں۔ اور اگر کچھ تھوڑی بہت مشکلات ہوں بھی تو اس عہد کو سامنے رکھیں کہ محض للہ اپنی خداداد طاقتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچاؤں گا۔ آگے آئیں اور مسیح الزماں سے باندھے ہوئے اس عہد کو پورا کریں۔ اور ان کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ (روزنامہ الفضل ربوہ 16 فروری 04ء)

معلومات اور وقف فارم کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کرنے کی درخواست ہے۔

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں بیت الاظہار بالائی منزل
احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ
فون 04524-212967

داخلہ برائے کلاس ششم (اردو میڈیم)

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کی کلاس ششم اردو میڈیم میں داخلہ کے لئے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 مارچ 2004ء ہے۔ داخلہ ٹیسٹ اردو، انگریزی اور ریاضی کے مضامین میں ہوگا۔ ٹیسٹ پانچویں کلاس کی Text Books میں سے لیا جائے گا۔ ٹیسٹ مورخہ 5 اپریل 2004ء بوقت ساڑھے آٹھ بجے اور انٹرویو مورخہ 6 اپریل کو لیا جائے گا۔ کامیاب طلباء کی لسٹ مورخہ 10 اپریل 2004ء کو صبح دس بجے لگائی جائے گی۔ داخلہ فارم دفتری اوقات میں نصرت جہاں اکیڈمی کے دفتر سے حاصل کریں۔

(نوٹ) داخلہ فارم کے ساتھ درج ذیل دستاویزات

بقیہ صفحہ 8 پر

جماعت احمدیہ تنزانیہ کا 35 واں جلسہ سالانہ

پانچ ہزار سے زائد افراد کی شرکت۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات میں بھرپور کوریج

محمد ارشاد انور صاحب مربی سلسلہ تنزانیہ

ہر سال جلسہ سالانہ تنزانیہ کا انعقاد دارالحکومت دارالسلام میں ہوتا تھا امسال نیشنل مجلس عاملہ کے مشورہ سے بعض وجوہ کی بنا پر دارالسلام سے تقریباً 200 کلو میٹر دور ''موروگورو'' ریجن میں واقع کیھونڈہ مقام کا انتخاب کیا گیا۔ یہ موروگورو سے پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں حکومت تنزانیہ نے جماعت احمدیہ کو فلاحی کاموں کے لئے 15 ایکڑ زمین الاٹ کی ہے۔ کیھونڈا کی یہ خوش قسمتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے دورہ افریقہ کے دوران 1988ء میں یہاں ایک وسیع ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا اور خداتعالیٰ کے فضل سے 1992ء میں یہ وسیع منصوبہ مکمل ہوا اور اب دن رات یہ ہسپتال مخلوق خدا کی خدمت میں مصروف ہے۔

پروگرامز کی تشکیل اور تیاری

مکرم فیض احمد صاحب زاہد امیر جماعت نے نیشنل مجلس عاملہ کے اجلاس میں ایک کمیٹی تشکیل دی جس میں مختلف شعبہ جات کے ناظمین مقرر کئے اور سب کمیٹیاں تشکیل دیں۔ ہر کمیٹی میں ایک مربی سلسلہ کو بطور نگران مقرر کیا۔

چونکہ امسال پہلی مرتبہ جلسہ کا انعقاد نئی جگہ ہو رہا تھا اس لئے وسیع پیمانے پر تیاری کرنی پڑی۔ مقامی احباب جماعت اور طلباء جامعہ احمدیہ نے وقار عمل کے ذریعہ جگہ کو صاف کیا اور صدر لجنہ تنزانیہ نے مقامی لجنہ کے ساتھ مل کر مستورات کے جلسہ گاہ کو تیار کیا۔ ہسپتال کے مین گیٹ کے سامنے ایک خوبصورت اسٹیج بنایا گیا اور جلسہ گاہ میں طلباء جامعہ کی مدد سے شامیانے نصب کئے گئے۔

خاکسار کے ساتھ مقامی مربی مکرم محمود احمد شاہ صاحب اور مکرم کریم الدین صاحب شمس پرنسپل جامعہ احمدیہ، مکرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب، مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب اور طلباء جامعہ احمدیہ نے دن رات محنت کرکے اس جلسہ کے انعقاد کو ممکن بنایا۔

جلسہ کی حاضری بڑھانے کے لئے محترم امیر صاحب اور مربیان و معلمین نے مختلف ریجنز کا دورہ کیا اور جلسہ کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کے حوالہ سے دو دفعہ پریس کانفرنس دارالسلام اور موروگورو میں کی گئیں۔ اخبارات میں بھی خبر دی گئی اور گردونواح کے علاقوں میں اعلانات کے ذریعہ اطلاع دی گئی۔

مورخہ 25 ستمبر سے ہی احمدیت کے فدائی جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے قافلوں کی صورت نعرے لگاتے ہوئے پہنچنے شروع ہوئے۔ رات گئے تک قافلوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ اسی طرح بعض مخلصین اور فدائی احمدیوں نے سائیکلوں پر اور پیدل چل کر اس سفر کو طے کیا۔

ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کا جلسہ سے ایک دن قبل پروگرام تھا۔ جس میں انصار، خدام اور لجنہ کے علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ انصار اللہ کی میوزیکل چیئر ریس اور خدام الاحمدیہ کے دوسری گیموں کے علاوہ فٹ بال کے دلچسپ مقابلہ جات ہوئے۔

جلسہ کے پہلے سیشن کا آغاز مورخہ 27 ستمبر صبح 9:30 بجے مکرم امری عبیدی صاحب نائب امیر کی زیر صدارت ہوا اس اجلاس میں مہمان خصوصی ریجنل ایڈمنسٹریشن آفیسر Mr.Paul Chikila صاحب تھے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ تنزانیہ کی خدمات کو سراہا اور جماعت کو امن پسندی اور خدمت خلق کے حوالے سے خراج تحسین پیش کیا۔ معزز مہمان کی خدمت میں قرآن کریم اور کتاب مذہب کے نام پر خون (انگریزی ترجمہ) پیش کیا گیا۔ دوسرے سیشن کی صدارت محترم وسیم احمد چیمہ صاحب امیر و مشنری انچارج کینیا نے کی۔ اس جلسہ میں ایک ہالینڈ نژاد عیسائی پادری نے بھی خطاب کیا اور جماعت احمدیہ کی اس علاقے میں طبی خدمات کی تعریف کی۔

جلسہ کا آخری دن

اختتامی اجلاس کی صدارت محترم فیض احمد زاہد صاحب امیر و مشنری انچارج تنزانیہ نے کی۔ مہمان خصوصی محکمہ زراعت کے ضلعی افسر تھے۔ انہوں نے جماعت کی خدمات کو سراہا۔ ان کی خدمت میں سواحیلی ترجمہ قرآن کریم اور کتاب مذہب کے نام پر خون پیش کی گئی۔ محترم امیر صاحب نے اختتامی خطاب میں جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ بیان کی اور بتایا کہ خلافت احمدیہ کی قیادت میں یہ قافلہ آگے ہی آگے بڑھتا گیا۔ آپ نے ایم ٹی اے کی برکات کا تذکرہ بھی کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک خصوصی پیغام جو آپ نے از راہ شفقت اس جلسہ کے لئے بھجوایا اس کا سواحیلی زبان میں ترجمہ امیر صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

جلسہ کے موقع پر نمائش کا اہتمام کیا گیا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دورہ تنزانیہ کے موقع پر مختلف مناظر کو تصویری زبان میں نمایاں طور پر پیش کیا گیا جو جماعتی ترقی کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ اسی طرح سواحیلی زبان میں مختلف کتب کا بک سٹال بھی لگایا گیا۔

جلسہ کے موقع پر احمدی ڈاکٹرز نے مہمانوں کے لئے فری علاج کی سہولت فراہم کی۔ اور لنگر خانہ حضرت مسیح موعود سے جملہ احباب جماعت کے لئے کھانے کا اہتمام کیا گیا۔ اس سلسلہ میں مکرم غلام مرتضٰی صاحب مربی سلسلہ اور ان کی ٹیم کھانے کی تیاری اور پکوائی میں مستعدی سے کام کرتی رہی اور مکرم احمد داؤد ڈاڈی صاحب اور مکرم کریم الدین شمس صاحب کی زیر نگرانی کھانے کی تقسیم بڑی خوش اسلوبی سے ہوتی رہی۔

ملک کے قومی اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن میں جلسہ کو کوریج دی گئی۔ پانچ کثیر الاشاعت اخبارات میں شہ سرخیوں کے ساتھ جلسہ کی خبر دی گئی۔ اس موقع پر دارالسلام اور موروگورو سے 20 صحافی حضرات نے جلسہ میں شرکت کی۔

اس جلسہ میں تنزانیہ کے علاوہ زنجبار، ملاوی، زیمبیا اور موزمبیق سے بھی نمائندگی ہوئی۔ لندن سے مکرم محمد اقبال ڈار صاحب جنہوں نے اس ملک کا نام ''تنزانیہ'' رکھا تھا، نے شرکت کی۔ اس وجہ سے بھی اخبارات میں جلسہ کی مزید تشہیر ہوئی۔ مورخہ 28 ستمبر کو چار بجے شام یہ جلسہ انتہائی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

امسال خداتعالیٰ کے فضل سے تمام ریجنز کی 102 جماعتوں سے 5117 افراد نے جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی۔

(الفضل انٹرنیشنل 30 جنوری 2004ء)

ادب کی راہ

میں کس طرح جاناں، ترے دربار میں بولوں
جب تک کہ ہر اک لفظ کو اشکوں سے نہ دھو لوں

بولے تُو کبھی گل کبھی شبنم کی زباں میں
اور میں ترے ہر حرف کو پلکوں میں پرو لوں

گر تیرے حضور اے مرے اشکوں کے شناور
رونا مرا ٹھہرا ہے تو پھر ڈوب کے رو لوں

پھر چاہے سوا نیزے پہ آ جائے یہ سورج
اک بار سجن سائیں ترے سائے میں ہو لوں

رشید قیصرانی

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

تعارف اشتہارات حضرت مسیح موعود

مرتبہ: صفدر نذیر صاحب گولیکی

براہین احمدیہ کی خصوصیات

بعنوان: اشتہار

یہ اشتہار ریاض ہند پریس امرتسر سے 20 ہزار کی تعداد میں شائع ہوا اس میں براہین احمدیہ کی خصوصیات کا ذکر فرمایا۔

1۔ تین صد دلائل کا ذکر کر کے فرمایا کہ اگر کوئی ان دلائل کو توڑے گا تو 10 ہزار روپیہ انعام کا اشتہار پہلے شائع کر دیا گیا ہے۔

2۔ ایسے آسمانی نشانات کا ذکر کتاب میں کیا ہے جو سچے دین کی کامل سچائی کے لئے ضروری ہیں۔

حضرت اقدس نے 3 قسم کے نشانوں کا ذکر فرمایا۔

اول وہ نشان کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مخالفین نے خود حضرت ممدوح کے ہاتھ سے اور آنجناب کی دعا اور توجہ سے اور برکت سے ظاہر ہوتے دیکھے۔ جس کو مؤلف یعنی اس خاکسار نے تاریخی طور پر ایک اعلیٰ درجہ کے ثبوت سے مخصوص وممتاز کر کے درج کتاب کیا ہے۔ دوم وہ نشان جو خود قرآن شریف کی ذات بابرکات میں دائمی اور ابدی اور بےمثل طور پر پائی جاتی ہیں جن کو راقم نے بیان شافی اور کافی سے ہر ایک خاص و عام پر کھول دیا ہے اور کسی نوع کا عذر کسی کے لئے باقی نہیں رکھا۔ سوم وہ نشان کہ جو کتاب اللہ کی پیروی اور متابعت اور رسول برحق سے کسی شخص تابع کو بطور وراثت ملتے ہیں، جن کے اثبات میں اس بندہ درگاہ نے بفضلِ خداوند حضرت قادر مطلق یہ بدیہی ثبوت دکھلایا ہے کہ بہت سے سچے الہامات اور خوارق اور کرامات اور اخبار غیبیہ و اسرار لدنیہ وکشوف صادقہ اور دعائیں قبول شدہ کو جو خود اس خادم دین سے صادر ہوئی ہیں اور جن کی صداقت پر بہت سے مخالفین مذہب (آریوں وغیرہ سے) بشہادت رویت گواہ ہیں۔ کتاب موصوف میں درج کئے ہیں۔ آپ مزید فرماتے ہیں کہ اگر اس اشتہار کے بعد بھی اگر کوئی شخص سچا طالب بن کر اپنی عقدہ کشائی نہ چاہے اور دلی صدق سے حاضر نہ ہو تو ہماری طرف سے اس پر اتمام حجت ہے جس کا خدا کے روبرو اس کو جواب دینا ہوگا۔

براہین احمدیہ کی ضخامت اور قیمت

بعنوان: اعلان کتاب براہین احمدیہ کی قیمت اور دیگر ضروری گزارش:۔

یہ اشتہار براہین احمدیہ کے آغاز میں شائع ہوا۔ اس میں کتاب کی طباعت اور ضخامت کا ذکر فرمایا اور قیمت جو کہ ابتداء میں پانچ روپیہ رکھی تھی طباعت کے بعد 25 روپے فی جلد تک پہنچ گئی۔ کم قیمت اس وجہ سے رکھی گئی کہ زیادہ سے زیادہ لوگ فائدہ اٹھائیں اور اس امید پر کہ ذی ہمت اور اولوالعزم افراد اعانت کریں گے۔ مگر ایسا نہ ہوا۔ جن صاحبوں نے مدد فرمائی ان کے نام حضرت اقدس نے درج فرما دیئے ان میں سے ایک سید محمد حسن خاں صاحب بہادر وزیر اعظم ودستور معظم ریاست پٹیالہ پنجاب کا خاص طور پر تحریر فرمایا جنہوں نے 50 نسخے خریدے۔

اس اشتہار میں تازہ صورت حال کا ذکر کر کے فرمایا اگرچہ کتاب کی قیمت بجائے پانچ روپے کے دس روپیہ قیمت مقرر کر دی ہے مگر تب بھی وہ قیمت اصل قیمت سے ڈیڑھ حصہ کم ہے علاوہ اس کے اس قیمت ثانی سے وہ سب صاحب مستثنیٰ ہیں جو اس اشتہار سے پہلے قیمت ادا کر چکے۔

آخر پر فرماتے ہیں:۔

اور امید تو ہے کہ خدا ہمارے اس کام کو جو اشد ضروری ہے ضائع ہونے نہیں دے گا..............

براہین احمدیہ کے مخالفوں کی جلدی

یہ اشتہار براہین احمدیہ جلد دوم 1880ء کے آغاز میں شائع ہوا اس میں ان افراد کے نام درج کئے جو اپنے تئیں کتاب براہین احمدیہ کا رد لکھنا چاہتے تھے۔ ان افراد نے اپنے نام اخبار سفیر ہند نور افشاں اور رسالہ ودیا پرکاشک میں شائع کروائے۔

حضرت اقدس نے ان افراد کو جو رد کتاب لکھنے کا ارادہ رکھتے تھے صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ "ذرا صبر کریں اور جب کوئی حصہ کتاب کی فصلوں میں سے چھپ چکتا ہے تب جتنا چاہیں زور لگالیں"۔

مزید فرمایا:۔

"اگر آپ لوگوں کی نیت میں کچھ خلوص اور دل میں کچھ انصاف ہوتا تو آپ لوگ یوں اعلان دیتے کہ اگر دلائل کتاب کی واقع میں صحیح اور سچی ہوں گی تو ہم بسروچشم ان کو قبول کریں گے ورنہ اظہار حق کی غرض سے ان کی رد لکھیں گے اگر آپ ایسا کرتے تو بے شک منصفوں کے نزدیک منصف ٹھہرتے اور صاف باطن کہلاتے"۔

حضرت اقدس نے ایک تحدی پیش فرمائی:۔

اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ آپ سب صاحبوں کو قسم ہے کہ ہمارے مقابلہ پر ذرا توقف نہ کریں۔ افلاطون بن جاویں۔ بیکن کا اوتار دھاریں۔ ارسطو کی نظر اور فکر لاویں۔ اپنے مصنوعی خداؤں کے آگے استمداد کے لئے ہاتھ جوڑیں۔ پھر دیکھیں جو ہمارا خدا غالب آتا ہے یا آپ لوگوں کے الٰہ باطلہ۔ اور جب تک اس کتاب کا جواب نہ دیں تب تک بازاروں میں عوام کالانعام کے سامنے (دین حق) کی تکذیب کرنا یا ہنود کے مندروں میں بیٹھ کر ایک وید کو ایشر کرت اور ست ودیا اور باقی سب پیغمبروں کو مفتری بیان کرنا صفت حیا اور شرم سے دور سمجھیں۔

بعد ازاں حضور نے 5 شعر لکھے جن میں سے پہلا شعر ہے۔

یارد خودی سے باز بھی آؤ گے یا نہیں
خو اپنی پاک و صاف بناؤ گے یا نہیں

آخر پر اشتہار ختم کرنے سے پہلے:۔

اشتہار ضروری عنوان دے کر آپ نے لکھا ہے کہ کتاب کی قیمت 10 روپے صرف مسلمانوں کے لئے ہے دوسرے مذاہب والوں سے پوری قیمت لی جائے گی۔

براہین احمدیہ کی اعانت

یہ اشتہار بھی براہین احمدیہ جلد سوم جو 1882ء میں شائع ہوئی کے ساتھ شائع ہوا جس میں حضور نے اہل دین کی سستی اور غفلت کی وجہ سے جو دین کو نقصان پہنچا اس کا ذکر بڑے درد دل سے فرمایا اور مخالفین کی طرف سے جو جو نقصانات پہنچ رہے ہیں ان کا تذکرہ فرمایا۔ خاص طور پر لوگوں کا کثرت کے ساتھ سچے دین کو چھوڑ کر ناپاک عقائد اختیار کرتے چلے جانے کا ذکر کیا۔ جن میں یورپ اور امریکہ کی عیسائی بیوہ عورتوں کا عیسائیت کی ترویج کے لئے چندہ دینا اور لوگوں کا مرنے سے پہلے اپنے ترکہ کو خالص مسیحی مذہب کے رواج دینے میں خرچ کرنے کی وصیت کرنا قابل توجہ امر ہے۔

حضرت اقدس نے اپنی کتاب براہین احمدیہ کی اعانت کا ہی ذکر فرمایا کہ اگر اس کے لئے مدد دی جاتی تو یہ کام بڑی خوبی سے سرانجام پاتا۔ اور مخالف عقائد باطلہ کا استیصال ہو جاتا مگر سوائے چند افراد کے کسی نے توجہ نہیں دی۔ حضور نے قیمت کا پھر ذکر فرمایا دس روپے عام مسلمانوں کے لئے۔ 25 روپے غیر مذاہب والوں کے لئے۔ چونکہ کتاب کی ضخامت 300 جزو تک پہنچ گئی اس لئے اس کی قیمت میں مزید اضافہ ناگزیر سمجھا گیا لیکن اس سے متعلق حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

مصارف پر نظر کر کے یہ واجب معلوم ہوتا تھا کہ آئندہ قیمت کتاب سو روپیہ رکھی جائے مگر بباعث پست ہمتی اکثر لوگوں کے یہی قرین مصلحت معلوم ہوا کہ اب وہی قیمت مقررہ سابقہ کہ گویا کچھ بھی نہیں ایک دوامی قیمت قرار پاوے اور لوگوں کو ان کے حوصلہ سے زیادہ تکلیف دے کر پریشان خاطر نہ کیا جائے۔ لیکن خریداروں کو یہ استحقاق نہیں ہوگا کہ جو بطور حق واجب کے اس قدر اجزاء کا مطالبہ کریں بلکہ جو اجزاء زائد از حق واجب ان کو پہنچیں گی وہ محض للہ فی اللہ ہوں گی اور ان کا ثواب ان لوگوں کو پہنچے گا جو خالصاً للہ اس کام کے انجام کے لئے مدد کریں گے۔ اور واضح رہے کہ اب یہ کام صرف ان لوگوں کی ہمت سے انجام پذیر نہیں ہو سکتا کہ جو مجرد خریدار ہونے کی وجہ سے ایک عارضی جوش رکھتے ہیں۔ بلکہ اس وقت کئی ایک ایسے عالی ہمتوں کی توجہات کی حاجت ہے کہ جن کے دلوں میں ایمانی غیوری کے باعث سے حقیقی اور واقعی جوش ہے اور جن کا بے بہا ایمان صرف خرید و فروخت کے تنگ ظرف میں سما نہیں سکتا بلکہ اپنے مالوں کے عوض میں بہشت جاودانی خریدنا چاہتے ہیں۔

باہمی تعاون کی ضرورت

بعنوان: عرض ضروری بحالت مجبوری:۔

یہ اشتہار کتاب براہین احمدیہ جلد دوم میں شائع شدہ ہے جو 1880ء میں شائع ہوئی۔

اس میں حضور اقدس نے باہمی تعاون کرنے کی طرف توجہ دلائی اور کارخانہ قدرت میں مروجہ امور کے متعلق بتایا کہ ہر کام باہمی تعاون سے ہو رہا ہے اسی طرح دینی و دنیوی امور بھی بغیر معاونت کے نہیں ہو سکتے سب سے بڑی مثال آپ نے انبیاء علیہم السلام کی دی جو توکل اور تفویض اور تحمل اور مجاہدات افعال خیر میں سب سے بڑھ کر تھے۔ ان کو بھی یہ رعایت اسباب ظاہری من انصاری الی اللہ کہنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے نیکیوں میں اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ مگر افسوس کہ اہل دین نے ان پاک اصولوں کو ترک کر دیا ہے اور عیسائی مذہب والوں نے اپنے مذہب کو پھیلانے میں اس اصول کو اپنا لیا ہے۔ اور اپنے مذہب کی ترویج و ترقی کے لئے لاکھوں روپیہ بلکہ کروڑوں روپیہ جمع کرتے ہیں اور تالیفات جدید شائع کر رہے ہیں اس کے بالمقابل ہمارے لوگ دین اور ضروریات دین کو کچھ چیز نہیں سمجھتے۔ ہاں ننگ و نام کے لئے سارا گھر بار لٹانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔

پھر براہین احمدیہ کی اشاعت کا ذکر فرماتے ہوئے حضور اقدس نے فرمایا کہ 150 جلدیں ہم نے مختلف بڑے بڑے امیروں اور دولت مندوں اور رئیسوں کی خدمت میں بھیجی تھیں اور یہ امید کی گئی تھی کہ یہ اعانت کریں گے اسی طرح 150 خطوط بھی لکھے۔ اور عرائض بھی لکھے۔ سوائے دو تین عالی ہمتوں کے ہر طرف سے خاموشی رہی۔ نہ رقم آئی نہ کتب واپس آئیں۔ اس پر آپ نے افسوس کا اظہار فرمایا۔ اور فرمایا کہ براہ مہربانی اگر قیمت پیشگی کتابوں کا بھیجنا منظور نہیں تو کتابوں کو بذریعہ ڈاک واپس بھیج دیں۔

امید وار بود آدمی بخیر کساں
مرا بخیر تو امید نیست بد مرساں

ایک اور تکلیف دہ امر کا ذکر فرمایا کہ بعض لوگ یہ باتیں کر کے کام میں خلل پیدا کر رہے ہیں اور لوگوں کو یہ کہتے ہیں "کیا پہلی کتابیں کچھ تھوڑی ہیں جو اب اس کی حاجت ہے" حالانکہ ہم نے پہلے حصہ کے پرچہ

مقدمہ میں وجوہ ضرورت کتاب موصوف بیان کر دی تھیں مگر مزید بیان فرمایا:-

پھر کھول کر بیان کیا جاتا ہے کہ کتاب براہین احمدیہ بغیر اشد ضرورت کے نہیں لکھی گئی۔ جس مقصد اور مطلب کے انجام دینے کے لئے ہم نے اس کتاب کو تالیف کیا ہے اگر وہ مقصد کسی پہلی کتاب سے حاصل ہوسکتا تو ہم اسی کتاب کو کافی سمجھتے اور اسی کی اشاعت کے لئے بدل وجان مصروف ہو جاتے اور کچھ ضرور نہ تھا جو ہم سالہا سال اپنی جان کو محنت شدید میں ڈال کر اور اپنی عمر عزیز کا ایک حصہ خرچ کر کے پھر آخر کار ایسا کام کرتے جو محض تحصیل حاصل تھا لیکن جہاں تک ہم نے نظر کی ہم کو کوئی کتاب ایسی نہ ملی جو جامع ان تمام دلائل اور براہین کی ہوتی کہ جن کو ہم نے اس کتاب میں جمع کیا ہے اور جن کا شائع کرنا بغرض اثبات حقیقت دین (حق) کے اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے تو ناچار واجب دیکھ کر ہم نے یہ تالیف کی اگر کسی کو ہمارے اس بیان میں شبہ ہو تو ایسی کتاب کہیں سے نکال کر ہم کو دکھا دے تا ہم بھی جانیں۔ (۔) جو تحقیقات ہم نے کی اور پہلے عالیشان فضلاء نے نہ کی۔ یا جو دلائل ہم نے لکھیں اور انہوں نے نہ لکھیں۔ یہ ایک ایسا امر ہے جو زمانے کے حالات سے متعلق ہے۔ نہ اس سے ہماری ناچیز حیثیت بڑھتی ہے اور نہ ان کی بلند شان میں کچھ فرق آتا ہے۔ انہوں نے ایسا زمانہ پایا کہ جس میں ابھی خیالات فاسدہ کم پھیلے تھے۔ اور نہ صرف غفلت کے طور پر باپ دادوں کی تقلید کا بازار گرم تھا۔ سو ان بزرگوں نے اپنی تالیفات میں وہ روش اختیار کی جو ان کے زمانے کی اصلاح کے لئے کافی تھی۔ ہم نے ایسا زمانہ پایا کہ جس میں بباعث زور خیالات فاسدہ کے وہ پہلی روش کافی نہ رہی۔ بلکہ ایک پر زور تحقیقات کی حاجت پڑی جو اس وقت کی شدت فساد کی پوری پوری اصلاح کرے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے جو کیوں ازمنہ مختلفہ میں تالیفات جدیدہ کی حاجت پڑتی ہے۔ اس کا باعث یہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کیا۔

پر آشوب زمانے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

اے عزیزو! اس پر آشوب زمانہ میں دین اسی سے برپا رہ سکتا ہے جو بمقابلہ زور طوفان گمراہی کے دین کی سچائی کا زور بھی دکھایا جائے اور ان بیرونی حملوں کی جو چاروں طرف سے ہو رہے ہیں حقانیت کی قوی طاقت سے مدافعت کی جائے۔ یہ سخت تاریکی جو چہرہ زمانہ پر چھا گئی ہے۔ یہ تب ہی دور ہوگی کہ جب دین کی حقیقت کے براہین دنیا میں بکثرت چمکیں۔ اور اس کی صداقت کی شعاعیں چاروں طرف سے چھوٹتی نظر آویں۔ اس پراگندہ وقت میں وہی مناظرہ کی کتاب روحانی جمعیت بخش سکتی ہے کہ جو بذریعہ تحقیق عمیق کے اصل ماہیت کے باریک دقیقہ کی تہہ کو کھولتی ہو۔ اور اس حقیقت کے اصل قرارگاہ تک پہنچاتی ہو کہ جس کے جاننے پر دلوں کی تشفی موقوف ہے۔

نہایت اعلیٰ گر:

دین جو کہ سچا دین ہے جس میں اعلیٰ درجہ کے عقلی ثبوت پائے جاتے ہیں۔ ان کو آج کی دنیا کے لوگوں کے سامنے پیش کرنا لازمی ہے۔ اگر نہیں کریں گے تو بہت سی روحیں سچائی کو چھوڑ کر صرف جہل مرکب کے غلبہ سے فلسفی طبیعتیں بنتی جارہی ہیں اس سیلاب کو روکنا ہمارا کام ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے جو براہین قاطعہ ہمیں عطا فرمائے ہیں اور مخالفین اس سے تہی دست ہیں انہیں پیش کرنے کے لئے یہ کتاب براہین احمدیہ بہترین کتاب ہے۔

آخر پر حضرت اقدس نے ایک اعتراض کا جواب دیا ہے۔ فرمایا:-

”بعض ہمارے معزز دوستوں نے جو دین کی محبت میں مثل عاشق زار پائے جاتے ہیں، بمقتضائے بشریت کے ہم پر یہ اعتراض کیا ہے کہ جس صورت میں لوگوں کا یہ حال ہے تو اتنی بڑی کتاب تالیف کرنا کہ جس کی چھپوائی پر ہزار ہا روپیہ خرچ آتا ہے، بے موقعہ تھا۔ سو ان کی خدمت والا میں یہ عرض ہے کہ اگر ہم ان صدہا دقائق اور حقایق کو نہ لکھتے کہ جو درحقیقت کتاب کے حجم بڑھ جانے کا موجب ہیں تو پھر خود کتاب کی تالیف ہی غیر مفید ہوتی۔ رہا یہ فکر کہ اس قدر روپیہ کیونکر میسر آئے گا۔ سو اس سے تو ہمارے دوست ہم کو مت ڈراویں اور یقین کر کے سمجھیں جو ہم کو اپنے خدائے قادر مطلق اور اپنے مولا کریم پر اس سے زیادہ تر بھروسہ ہے کہ جو ممسک اور خسیس لوگوں کو اپنی دولت کے ان صندوقوں پر بھروسا ہوتا ہے کہ جن کی تالی ہر وقت ان کی جیب میں رہتی ہے۔ سو وہی قادر توانا اپنے دین اور اپنی وحدانیت اور اپنے بندہ کی حمایت کے لئے مدد کرے گا۔

ہندو اور گائے کا گوشت

یہ اشتہار براہین احمدیہ جلد چہارم میں 1884ء میں شائع ہوا۔

سب سے پہلے حضور نے دین کے معاملات میں سستی اور لاپروائی کا ذکر فرمایا اور آپس کے اختلاف اندرونی عنادوں کا ذکر کیا جس سے دین کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ ایک تکلیف دہ امر کی طرف توجہ دلائی کہ بعض لوگ اعتراض کرنے میں بہت جلد بازی سے کام لیتے ہیں۔ قبل اس کے کہ صحیح قطعی علم ان کو ہو اپنے بھائی پر حملہ کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں گویا ان کے اندر سے فروتنی، عجز اور حسن ظن اور محبت برادرانہ اٹھ گئی ہے۔

بعض صاحبوں نے حضرت صاحب پر یہ اعتراض کیا کہ انگریزی عملداری کو دوسری عملداریوں پر کیوں ترجیح دی ہے۔ حضور نے اس کا جواب دیا ہے۔

پھر حضور نے اپنے دینی بھائیوں کی غیرت دینی کو ابھارا۔ مثلاً حضور نے آریہ قوم کی اولوالعزمی کا ذکر فرمایا کہ کس طرح ایک گائے کی جان بچانے لئے یہ کوشش کرتے ہیں اور لاکھوں روپیہ جمع کر لیتے ہیں حالانکہ حقیقت میں ان کے مذہب کی رو سے یہ ایک ادنیٰ کام ہے کہ جو مذہبی کتب سے ثابت نہیں بلکہ رگوید پہلے حصہ میں یہاں تک لکھا ہے کہ ”وید کے زمانے میں گائے کا گوشت عام طور پر بازاروں میں بکتا تھا اور آریہ لوگ بخوشی خاطر اس کو کھاتے تھے“

اسی طرح حضور نے دو کتابوں کا ذکر کیا۔ تاریخ ہندوستان اور دوسری کلکتہ سے شائع ہوئی ہے جس میں ہندوؤں کے لئے گائے کا گوشت کھانا ان کے دینی فرائض میں سے ہونا ثابت کیا ہے۔ اسی طرح مہا بھارت کے پرب تیرھویں میں بھی گائے کے گوشت کو حلال اور طیب بیان کیا ہے

اسی طرح تمام رشیوں، منوجی اور بیاس جی نے بھی بیان کیا ہے۔ اور حد یہ کہ پنڈت دیانند صاحب جو کہ 20 اکتوبر 1883ء کو دنیا سے رخصت ہو گئے انہوں نے بھی گائے کو حرام اور پلید ہونا نہیں لکھا بلکہ ضرورت کے وقت گاؤکشی کو مناسب سمجھا۔

بعد ازاں حضور نے کتاب براہین احمدیہ کا ذکر فرمایا کہ اس کے اخراجات کس قدر ہیں اور عالی ہمت دینی بھائیوں نے ذرا بھی اس طرف توجہ نہیں دی سوائے آٹھ دس آدمیوں کے ان کے ناموں کا ذکر کیا اور ان کی اعانت کا ذکر فرمایا ہے خاص طور پر نواب صدیق حسن خاں صاحب کا ذکر فرمایا ہے جنہوں نے پندرہ بیس کتابیں خریدنے کا وعدہ کر کے دوبارہ یاددہانی پر یہ جواب دے دیا۔

”دینی مباحثات کی کتابوں کا خریدنا یا ان میں کچھ مدد دینا خلاف منشائے گورنمنٹ انگریزی ہے اس لئے اس ریاست سے خرید وغیرہ کی کچھ امید نہ رکھیں“

حضور نے فرمایا۔ ”سو ہم بھی نواب صاحب کو امیدگاہ نہیں بناتے بلکہ امیدگاہ خداوند کریم ہی ہے اور وہی کافی ہے“

باقی جہاں تک خلاف منشائے گورنمنٹ انگریزی کا معاملہ ہے اس سے متعلق فرمایا:-

لیکن ہم بادب تمام عرض کرتے ہیں کہ ایسے ایسے خیالات میں گورنمنٹ کی ہجو ملیح ہے۔ گورنمنٹ انگریزی کا یہ اصول نہیں ہے کہ کسی قوم کو اپنے مذہب کی حقانیت ثابت کرنے سے روکے یا دینی کتابوں کی اعانت کرنے سے منع کرے۔ ہاں اگر کوئی مضمون مخل امن یا مخالف انتظام سلطنت ہو تو اس میں گورنمنٹ مداخلت کرے گی۔ ورنہ اپنے اپنے مذہب کی ترقی کے لئے وسائل جائزہ کو استعمال میں لانا ہر ایک قوم کو گورنمنٹ کی طرف سے اجازت ہے۔ پھر جس قوم کا مذہب حقیقت میں سچا ہے اور نہایت کامل اور مضبوط دلائل سے اس کی حقیت ثابت ہے وہ قوم اگر نیک نیتی اور تواضع اور فروتنی سے خلق اللہ کو نفع پہنچانے کیلئے اپنے دلائل حقہ شائع کرے تو عادل گورنمنٹ کیوں اس پر ناراض ہوگی۔

ہم اور ہماری کتاب

یہ اشتہار براہین احمدیہ جلد چہارم کے آخری ٹائٹل پر 1884ء میں شائع ہوا۔ فرمایا کہ خدا نے مجھ پر ایسے اسرار ظاہر کئے ہیں کہ اب براہین احمدیہ کا معاملہ خدا کے ہاتھ میں چلا گیا ہے مگر جس قدر دلائل اس کتاب کے چار حصوں میں لکھے گئے ہیں سو وہ بھی اتمام حجت کے لئے کافی ہیں۔ لیکن یہ بات دل کو تسلی دیتی ہے کہ خدا کی مدد اور نصرت دین کے ساتھ ہے۔ اسی طرح حضور نے تمام اعانت کرنے والوں کا شکریہ ادا فرمایا ہے۔ اور ان کیلئے دعا دی ہے۔ اور مزید ابھی تک جنہوں نے اس طرف توجہ نہیں کی انہیں توجہ دلائی ہے۔

براہین احمدیہ کا جواب

بعنوان اشتہار:

یہ اشتہار 30 مئی 1885ء کو شائع فرمایا جو صدیقی پریس لاہور سے طبع ہوا۔

اس میں حضور انور نے اپنے اشتہار نمبر 10 کا ذکر فرمایا ہے جو آپ نے غیر مذاہب کے رؤساء و مقتداؤں کے نام روانہ کیا تھا۔ اس کے جواب میں منشی اندرمن صاحب مرادآبادی نے نابھہ اور لاہور سے لکھا کہ

”تم ہمارے پاس آؤ اور ہم سے مباحثہ کر لو اور زر موعودہ اشتہار پیشگی بنک میں داخل کرو، وغیرہ وغیرہ“

چنانچہ حضور نے ایک جماعت اس کام کے لئے مقرر کی اور اس کے ہاتھ ایک خط معہ دو ہزار چار سو روپیہ نقد لاہور بھیجا۔ مگر منشی صاحب اس جگہ نہ ملے جہاں سے انہوں نے خط بھیجا تھا اور ایک ہفتہ تک رہ کر انتظار کرنے کا لکھا تھا پتہ چلا کہ وہ فرید کوٹ چلے گئے ہیں۔ چنانچہ وہ خط اب بذریعہ اشتہار حضور نے شائع فرما دیا۔ اور ایک کاپی ان کو بھی بھیج دی۔ اس میں حضور انور نے وضاحت فرمائی کہ میں نے اپنے پاس ایک سال تک رہنے اور نشان دیکھنے کے لئے لوگوں کو بلایا تھا۔ اس کے برخلاف آپ نے مباحثہ کے لئے اور وہ بھی نابھہ اور پھر لاہور بلایا۔ اور ساتھ ہی اشتہار کی رقم بھی پیشگی مانگی جس کا حضور نے وعدہ نہیں کیا تھا۔

پھر حضور نے اپنے گزشتہ اعلان کو دھرایا ہے اور ساتھ ہی کچھ زائد شرائط بوجہ ان کی طرف سے امر زائد چاہنے کے لگائی ہیں۔

آخر پر فرمایا کہ اگر مباحثہ کرنا چاہتے ہیں تو براہین احمدیہ کا جواب لکھ دیں اس میں انعام بھی زیادہ ہے یعنی 2400 کی بجائے دس ہزار روپیہ۔

منشی اندرمن مرادآبادی کو مقابلہ کی دعوت

بعنوان اعلان:

حضور کے 30 مئی 1885ء کے اشتہار بنام منشی اندرمن مرادآبادی کے جواب میں منشی اندرمن مرادآبادی نے ایک اشتہار مطبوعہ مفید عام پریس لاہور

مشتہر کیا جس کے جواب میں ایک خط حضور نے لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے۔

"منشی اندر من مراد آبادی نے اپنے اشتہار میں حضور پر وعدہ خلافی کنارہ کشی اور عہد شکنی کا الزام لگایا جس کے جواب میں حضور نے نہایت وضاحت سے ان کی کارستانی اور چالاکی کا پول کھول دیا۔ اور بتایا کہ آپ نے کس طرح ان کے بتائے ہوئے پتہ پر رقم بھیجی لیکن میعاد مقررہ سے قبل ہی وہ فرید کوٹ چلے گئے اور الٹا الزام آپ پر لگایا۔

اسی طرح آپ نے جو شرائط لکھی تھیں کہ ایک سال تک قادیان میں رہ کر نشان نمائی کی جائے۔ نشان نہ ظاہر ہونے کی صورت میں 2400 روپیہ بطور جرمانہ یا ہرجانہ دیا جائے گا۔ اس شرط کو بالائے طاق رکھ کر ایسی باتیں کی گئیں جو مناسب نہ تھیں۔ اسی طرح دوسرا الزام یہ لگایا گیا کہ پہلے بحث کرنا منظور کی اور پھر منکر ہو گئے۔

حضرت صاحب نے کسی بحث سے انکار نہیں کیا بلکہ تحریر کیا کہ مباحثہ میرے ساتھ ضروری نہیں اور علماء بھی بہت ہیں۔ اصل غرض دینی برکات وانوار کو دکھلانا ہے۔ جس کے لئے یہ ساری تگ ودو کر رہے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا:-

"............ ہاں جو شخص .... آیات وبرکات کا دیکھنا منظور کر کے ساتھ اس کے عقلی طور پر اپنے شبہات اور وساوس کو دور کرانا چاہے تو اس قسم کی بحث تو ہمیں بدل وجان منظور ہے بشرطیکہ تہذیب اور شائستگی سے تحریری طور پر بحث ہو جس میں عجلت اور شتاب کاری اور نفسانیت اور ہار جیت کے خیال کا کچھ دخل نہ ہو۔ بلکہ ایک شخص طالب صادق بن کر محض حق جوئی اور راست بازی کی وضع پر اپنی عقدہ کشائی چاہے اور دوستانہ طور پر ایک سال تک آسمانی نشانوں کے دیکھنے کے لئے ٹھہر کر ساتھ اس کے نہایت معقولیت سے سلسلہ بحث بھی جاری رکھے۔

افسوس کہ مندرجہ بالا شرائط منشی اندر من مراد آبادی کو قبول نہ ہوئیں۔

آخر میں پھر ایک بار حضرت صاحب نے منشی صاحب کو پرمیشر کی قسم دے کر مقابلہ کے لئے بلایا اور غالب ومغلوب کا فیصلہ بذریعہ ثالثان قرار دیا مغلوب ہونے کی صورت میں ہندوازم کو چھوڑنے کا اعلان اور غالب آنے کی صورت میں 2400 روپے کا حق دار ٹھہرایا۔ یہ خط آپ نے رجسٹری کر کے بھیجا اور 20 دن کے اندر جواب نہ آنے پر کنارہ کشی کا حال اخبارات میں شائع فرمانے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔

اپنڈکس

ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ:

"آئرس ٹینکس (Iris Tenax) معدے اور اپنڈے سائٹس (Appendicitis) کی بہترین دوا سمجھی جاتی ہے"۔ (صفحہ:479)

احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج اکرافو غانا

بارھویں گروپ کے کورس کی تکمیل کی تقریب

رپورٹ: فہیم احمد خادم صاحب۔ غانا

20 جولائی 2003ء کو احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج اکرافو میں معلمین کے بارھویں گروپ کو تین سالہ کورس کی تکمیل پر ڈپلومہ دیئے جانے کی تقریب ہوئی۔ اس موقع پر غانا سمیت مغربی افریقہ سے تعلق رکھنے والے 25 معلمین کو ڈپلومہ دیا گیا۔

معلمین کی تاریخ

غانا 1921ء میں احمدیت کے نور سے متعارف ہوا۔ اس تعارف کا سہرا حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب کے سر ہے۔ ان کا طریق یہ تھا کہ چند نومبائعین کو تھوڑا بہت قرآن مجید پڑھاتے۔ نماز اور چند دینی مسائل سکھا کر امامت کروانے اور احباب کی تربیت کے لئے مقرر کرتے۔ یہ لوگ لوکل معلمین کا کردار ادا کرتے۔ 1952ء تک غانا میں مرکزی مربیان کے تحت، انفرادی طور پر تیار کئے گئے یہی معلمین، جماعتی ضرورتوں کو پورا کرتے رہے۔

اشانٹی ریجن کے مربی مولانا عبدالمالک خان صاحب نے 1962 میں باقاعدہ طور پر معلمین کی تیاری کے لئے کلاسز کا آغاز کیا۔ اس کا آغاز احمدیہ بیت الذکر کماسی کے احاطہ میں قائم شدہ پرائمری سکول کے ایک کمرہ سے ہوا۔ کلاس دو سال کے لئے لگائی گئی۔ اس کا آغاز 16 طلباء سے ہوا۔ کلاس میں سات طلباء پاس ہو کر فارغ ہوئے۔ کلاس میں پہلی پوزیشنز حاصل کرنے والے دو طلباء (مکرم محمد یوسف یاسن صاحب اور مکرم عبدالواحد صاحب مرحوم) کو مزید دینی تعلیم کے لئے جامعہ احمدیہ ربوہ بھجوایا گیا۔ مکرم محمد یوسف یاسن صاحب نے تو شاہد کی ڈگری لی جب کہ مکرم عبدالواحد صاحب شہادۃ الاجانب کی ڈگری لے کر واپس لوٹے۔ پہلی کلاس کے کامیاب انعقاد کے بعد مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب کی پاکستان واپسی کے ساتھ ہی یہ سلسلہ بند ہو گیا۔

مغربی افریقہ کے لئے مربیان کی تیاری

1965ء میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ ووکیل التبشیر مغربی افریقہ کے دورہ پر تشریف لائے۔ دورہ کے دوران مغربی افریقہ کے امراء ومشنری انچارج صاحبان کے ساتھ ایک میٹنگ کے دوران سالٹ پانڈ غانا میں معلمین تیار کرنے کا پروگرام بنا۔ اس کا مقصد مغربی افریقہ کے ممالک کی تربیتی ضروریات کو پورا کرنا تھا۔

خدا کے فضل سے 21 مارچ 1966ء کو مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب کی امارت میں سالٹ پانڈ میں احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج کا باقاعدہ آغاز کر دیا گیا۔ یہ آغاز 13 طلباء سے ہوا جن میں 9 غانین اور چار نائیجیرین شامل تھے۔

تعارف ادارہ

یہ ادارہ مغربی افریقہ کے طلباء کے لئے ہے۔ طلباء کے داخلہ کا معیار GCE، اولیول، اے لیول، SSSCE اور فرانسیسی بولنے والے ممالک میں سے کم از کم B.A.C یا B.P.E.C یا اس کے برابر تعلیم ہے۔ طلباء ادارہ میں پڑھنے کے لئے وقف زندگی کا فارم پر کرتے ہیں۔ کالج میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ قرآن مجید باترجمہ، حدیث، فقہ، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود، کلام، تاریخ وسیرت، انگریزی، اردو، عربی اور فرانسیسی زبان۔ تین سالہ کورس کیا جاتا ہے۔ ادارہ کی نگرانی بورڈ آف گورنرز کرتا ہے۔ ان دنوں اس بورڈ کے چیئرمین مکرم محمد یوسف یاسن صاحب نائب امیر اوّل ہیں۔ سکول کے یونیفارم میں سفید شرٹ، کالے جوتے اور کالی جناح کیپ شامل ہے۔ 7 بجے صبح تا ایک بجے دوپہر کلاسز ہوتی ہیں۔ عصر کے بعد طلباء کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں۔ رات کو Study Time ہوتا ہے۔ ان دنوں ادارہ کے پرنسپل مکرم محمد یوسف بن صالح صاحب ہیں جب کہ ان کے ساتھ تین اساتذہ بھی کام کرتے ہیں ان میں مکرم مولوی مظفر احمد خالد صاحب، مکرم مولوی فضل احمد مجوکہ صاحب اور Mr. Alhassan Atta Wenchie شامل ہیں۔

پرنسپل صاحبان

ادارہ کے پرنسپل کے طور پر خدمات بجا لانے والوں کی تعداد سات ہے۔ اس کے پہلے پرنسپل مکرم مولوی محمد صدیق شاہد صاحب تھے۔ ان کے بعد مکرم عبدالحکیم جوزا صاحب، مکرم مرزا نصیر احمد صاحب، مکرم عبدالرزاق بٹ صاحب، مکرم نصیر احمد شاہد صاحب اور مکرم مولوی محمد یوسف یاسن صاحب نے بالترتیب یہ خدمت بجا لانے کی توفیق پائی۔ سب سے زیادہ عرصہ یعنی 12 سال خدمت کی توفیق پانے والے پرنسپل مکرم عبدالرزاق بٹ صاحب ہیں۔

فارغ التحصیل طلباء کے اعداد وشمار

ستمبر 2000ء تک اس ادارہ سے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء کی تعداد 176 ہے۔ ان میں 141 غانین اور 35 غیر ملکی طلباء شامل ہیں۔ ان غیر ملکی طلباء کا تعلق کانگو، نائیجیریا، سیرالیون، لائبیریا، گیمبیا، آئیوری کوسٹ، بورکینا فاسو، زائر اور بینن سے ہے۔ تین سالہ کورسز کے کل گیارہ گروپ فارغ ہو چکے ہیں۔ آغاز میں طریق یہ تھا کہ آخری امتحان میں پہلی دو امتیازی پوزیشنز حاصل کرنے والے طلبا کو تعلیمی وظیفہ دے کر اعلیٰ دینی تعلیم کے لئے جامعہ احمدیہ ربوہ بھجوایا جاتا تھا۔ اس ادارہ سے فارغ ہونے والے 13 طلباء جامعہ احمدیہ ربوہ سے تعلیم پا چکے ہیں۔ اور یہ طلباء خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر کے مختلف ممالک میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ مثلاً طوالو، گیانا، ٹرینیڈاڈ، ساؤتھ امریکہ، زمبابوے، Tobago۔ اس ادارہ سے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء میں مکرم عبدالرشید اغبولہ صاحب (مرحوم) سابق امیر ومشنری انچارج نائیجیریا، مکرم مولوی محمد بن صالح صاحب نائب امیر ثانی غانا مکرم ابراہیم بن یعقوب صاحب امیر ومشنری انچارج ٹرینیڈاڈ اور مکرم الحسن بشیر صاحب مشنری انچارج گیانا شامل ہیں۔

اکرافو میں نئی عمارت کی تعمیر

Ekumfi Ekrawfo، غانا کا وہ پہلا گاؤں ہے جس نے 1921ء میں احمدیت کا کھلے بازوؤں سے استقبال کیا۔ غانا کے پہلے احمدی مکرم چیف مہدی آپا صاحب اسی جگہ کے تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع 1988ء میں غانا کے دورہ پر تشریف لائے تو فرمایا: غانا میں نفوذ احمدیت کے حوالہ سے اکرافو کو تاریخی حیثیت حاصل ہے لہٰذا یہاں کوئی ایسی یادگار تعمیر کی جائے جس کے باعث اس کا نام ہمیشہ زندہ رہے۔ حضور کے ارشاد کی روشنی میں مجلس شوریٰ غانا نے اکرافو میں احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج تعمیر کرنے کی تجویز پیش کی جسے حضور انور نے ازراہ شفقت منظور فرما لیا۔ جماعت احمدیہ غانا نے اکرافو کے نواح میں ایک وسیع وعریض جگہ لے کر یہاں اس کالج کی تعمیر کا آغاز کیا۔ خدا کے فضل سے 2002ء کے آخر تک یہاں یہ عمارت مکمل ہو گئی عمارت میں کلاس رومز، ایڈمنسٹریشن

بلاک، ہوسٹل، کچن، لائبریری اور اساتذہ کے لئے دو بنگلے شامل ہیں۔ یہ جگہ اونچی پہاڑی پر واقع ہے۔ تاحد نظر سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے۔ پڑھائی کے لئے بےحد خوبصورت اور پرسکون ماحول میسر ہے۔

کالج کی سالٹ پانڈ سے اکرافو منتقلی

جنوری 2003ء کے آغاز میں اس کالج کو سالٹ پانڈ سے اکرافو میں نئی عمارت میں منتقل کرنے کا آغاز ہوا۔ کالج کی یہاں منتقلی جماعت احمدیہ اکرافو کے لئے انتہائی پرمسرت موقع تھا۔ چنانچہ 12 جنوری 2003ء کو جماعت احمدیہ اکرافو کی طرف سے AMMTC کے اساتذہ اور طلباء کے اعزاز میں استقبالیہ پارٹی دی گئی۔ اس تقریب میں اکرافو، ایبارچہ کی جماعتوں کے علاوہ سرکٹ کے چند معزز احباب نے شرکت کی۔ اس تقریب سے مکرم عبدالمجید محمد صاحب سرکٹ مشنری، مکرم الحاج یعقوب بوابنگ صاحب اور مکرم عبدالغفار صاحب ریجنل مشنری نے خطاب کیا۔ مقررین نے اس کالج کی جگہ کے حصول اور اس کی تعمیر کے مراحل میں مدد کرنے والے احباب کو خراج تحسین پیش کیا۔ ان میں نمایاں نام یہ ہیں۔

1-Nana Jabin VI

2- Mr. Haneef Keelson (late)

3- Mr. Yamaoa

تقریب سے مکرم محمد یوسف بن صالح صاحب نے بھی خطاب کیا۔

کالج کی یہ نئی جگہ پتھریلی ہے۔ یہاں آتے ہی طلباء کو بےشمار وقارِ عمل کرنے پڑے۔ دیکھتے ہی دیکھتے ان طلباء نے اپنے ہاؤس ماسٹر مکرم مولوی فضل احمد مجوکہ صاحب کی سرکردگی میں گڑھے کھود کر پودے لگائے۔

کیاریاں کھود کر پھول اور باڑ لگائی اور سارے ماحول کو دیدہ زیب بنادیا۔

ان دنوں کالج میں 12 ویں گروپ کے طلباء زیر تعلیم تھے اس گروپ نے ستمبر 2000ء کو اپنے کورس کا آغاز کیا اور بفضل خدا جولائی 2003ء میں آخری امتحانات ہوئے جن میں 25 طلباء کامیاب قرار پا گئے۔ ان طلباء کے لئے 20 جولائی کو ڈپلومہ دیئے جانے کی رنگارنگ پروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ ایڈمنسٹریشن بلاک کے سامنے پھولوں کی کیاریوں کے دائیں اور بائیں Canopies لگائی گئیں۔ ہر طرف لگی جھنڈیاں ماحول کو خوبصورت بنا رہی تھیں۔

ڈپلومہ دیئے جانے کی تقریب

اس خوبصورت تقریب کا آغاز مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج غانا کی زیرصدارت شروع ہوا تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمد یوسف بن صالح صاحب پرنسپل کالج نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں ادارہ کا تعارف، اس کے طریقہ تعلیم اور تاریخ سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ آپ نے حاضرین کو یہ خوشخبری سنائی کہ آج سے تین سالہ سسٹم ختم ہو رہا ہے۔ پہلے تو طلباء کے ایک گروپ کو لیکر تین سال تک پڑھایا جاتا تھا لیکن اس سال سے ہم ہر سال طلباء کی ایک کلاس لیں گیں اور بیک وقت کالج میں تین کلاسز تعلیم پا رہی ہونگی۔

اس کے بعد AMMTC کے غانین طلباء نے Songs of Praise پیش کیا۔ محترم امیر صاحب کے ارشاد پر گیمبیا کے طلباء نے بھی اپنی لوکل زبان میں Songs of Praise پیش کئے۔

سکول کے پریفیکٹ Mr. Abu Bakr Idris، Siddique نے بھی تقریر کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ ان کا گروپ اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اس میں 9 غانین اور 16 غیر ملکی شامل ہیں۔ ان غیر ملکی طلباء کا تعلق مغربی افریقہ کے 8 ممالک سے ہے۔ سکول پریفیکٹ نے بتایا کہ فرانسیسی زبان بولنے والے ملکوں کے طلباء نے بےحد محنت کر کے انگریزی سیکھی کیونکہ کالج کا ذریعہ تعلیم انگریزی ہے۔ مختلف ملکوں اور قومیتوں سے تعلق رکھنے کے باوجود سب طلباء نے پیار و محبت سے یہ تین سال گزارے اور بھائی چارہ کی فضا قائم رہی غانین طلباء غیر ملکی طلباء کو انگریزی سکھاتے رہے اور خود ان سے عربی اور فرانسیسی زبان سیکھتے رہے۔

اس تقریب کے بعد انعامات اور ڈپلومہ کی تقسیم ہوئی۔ سپورٹس، پیدل سفر، تلاوت، نظم، تقریر اور دعوت الی اللہ کے مقابلوں میں نمایاں پوزیشنز لینے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ علاوہ ازیں نمازوں میں باقاعدگی، محنت اور پابندیٔ وقت کا مظاہرہ کرنے والے طلباء کو بھی انعامات سے نوازا گیا۔

مجموعی طور پر بہترین طالب علم کا انعام آئیوری کوسٹ کے Guindo Oussomane کو دیا گیا۔ 25 طلباء کو امتحان میں کامیاب ہونے پر ڈپلومہ پیش کیا گیا۔

آخر پر مکرم و محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم امیر و مشنری انچارج غانا نے خطاب فرمایا۔

اس خطاب کے بعد کالج کے استاد Mr. Alhassan Atta Wenchi نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج غانا نے اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ یہ پروقار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ دعا کے بعد احباب کی خدمت میں کھانا و مشروبات پیش کئے گئے۔

تقریب میں محترم امیر صاحب، محترم مولوی محمد یوسف یاسن صاحب نائب امیر اوّل، نیشنل عاملہ کے ممبران، سرکٹ مشنریز اور سینٹرل ریجن کے معزز احباب نے شرکت کی۔ شرکاء کی تعداد چارصد (400) رہی۔ اللہ تعالیٰ ان معلمین کو ان کے فرائض میں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ نیز اس کالج کو اعلیٰ ترقیات سے نوازے۔ (آمین)

(الفضل انٹرنیشنل 21 نومبر 2003ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35893 میں رابعہ بی بی بیوہ چوہدری محمد شریف قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 6-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولے مالیتی -/14000 روپے، بینک میں جمع نقد رقم -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت خور و نوش مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رابعہ بی بی بیوہ چوہدری محمد شریف علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 رفیق احمد پسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 نوید احمد ولد بشیر احمد علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

مسل نمبر 35894 میں محمد اطہر زبیر ولد محمد شفیع زبیر قوم........ پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ /700 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اطہر زبیر ولد محمد شفیع زبیر جرمنی گواہ شد نمبر 1 اکرام اللہ چیمہ ولد شرف دین چیمہ جرمنی گواہ شد نمبر 2 محمد شفیع زبیر والد موصی

مسل نمبر 35895 میں محمد رفیق بٹ ولد غلام نبی خواجہ صاحب مرحوم قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بوفلٹ جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 8-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1400 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد رفیق بٹ ولد غلام نبی خواجہ صاحب مرحوم جرمنی گواہ شد نمبر 1 مسعود الحسن ثقفی ولد چوہدری محمد صدیق صاحب مرحوم جرمنی گواہ شد نمبر 2 محمد نواز جرمنی

مسل نمبر 35896 میں فاطمہ یوسف بنت محمد یوسف مجوکہ قوم........ پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 12-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/435 یورو ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فاطمہ یوسف بنت محمد یوسف مجوکہ جرمنی گواہ شد نمبر 1 محمد داؤد برادر موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد لقمان برادر موصیہ

مسل نمبر 35897 میں طاہر احمد ولد بابو غلام نبی صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 9-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1600 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طاہر

احمد ولد بابو غلام نبی صاحب مرحوم جرمنی گواہ شد نمبر 1 شفیق احمد ولد محمد صدیق جرمنی گواہ شد نمبر 2 محمد جلال شمس احمد محمد امیر جرمنی

مسل نمبر 35898 میں سلیمان خان ولد محمد یعقوب خان قوم پٹھان پیشہ کاروبار عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1500 یورو ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سلیمان خان ولد محمد یعقوب خان جرمنی گواہ شد نمبر 1 فاروق احمد ورک ولد چوہدری احسان اللہ جرمنی گواہ شد نمبر 2 نعیم اختر خان ولد عدالت خان جرمنی

مسل نمبر 35899 میں اصغر علی ولد احمد دین قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 5 مرلے واقع خالد کالونی گوجرانوالہ مالیتی -/700000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1400 یورو ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اصغر علی ولد احمد دین جرمنی گواہ شد نمبر 1 اکرام اللہ چیمہ ولد شرف دین جرمنی گواہ شد نمبر 2 امجد علی ولد چوہدری افضل علی جرمنی

مسل نمبر 35900 میں رضیہ سلطانہ رانی بیوہ اظہر احمد صاحب مرحوم قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔مکان رقبہ 3 مرلے واقع گرین ٹاؤن لاہور مالیتی -/250000 روپے۔ طلائی زیورات 42 گرام مالیتی -/560 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/235 یورو ماہوار بصورت سوشل مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رضیہ سلطان رانی بیوہ اظہر احمد صاحب مرحوم جرمنی گواہ شد نمبر 1 سعید احمد خان ولد قاسم علی خان جرمنی گواہ شد نمبر 2 آصف عظیم اظہر ولد اظہر احمد جرمنی

مسل نمبر 35901 میں سید عزیز احمد ولد سید مسعود احمد صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ، غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 10 مرلے واقع دارالفتوح ربوہ مالیتی -/700000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سید عزیز احمد ولد سید مسعود احمد صاحب مرحوم جرمنی گواہ شد نمبر 1 شمس الدین صادق ولد محمد صادق جرمنی گواہ شد نمبر 2 محمد یونس جنجوعہ

مسل نمبر 35902 میں منصورہ احمد زوجہ سید عزیز احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 200 گرام مالیتی -/2106 یورو۔ حق مہر وصول شدہ -/100000 روپے۔ (خرچ ہو چکے ہیں) اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ منصورہ احمد زوجہ سید عزیز احمد جرمنی گواہ شد نمبر 1 شمس الدین صادق ولد محمد صادق جرمنی گواہ شد نمبر 2 محمد یونس جنجوعہ ولد فضل کریم جنجوعہ جرمنی

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

الوداعی تقریب

مکرم محمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ کو 14 دسمبر 2001ء تا 5 جنوری 2004ء بطور نائب ایڈیٹر الفضل خدمات کی توفیق حاصل ہوئی۔ اب ان کی تبدیلی طاہر فاؤنڈیشن میں ہوگئی ہے۔ ان کی باقاعدہ الوداعی تقریب مورخہ 23 فروری 2004ء کو دوپہر اڑھائی بجے دفتر الفضل میں منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی محترم سید عبدالحی صاحب صدر بورڈ الفضل تھے۔ تقریب میں مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل اور مکرم آغا سیف اللہ صاحب مینیجر الفضل نے ان کی خدمات کا مختصر تذکرہ کیا اور مکرم محمود صاحب نے بھی ادارہ الفضل کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی درخواست کی۔ آخر پر مہمان خصوصی نے اختتامی کلمات سے نوازا اور دعا کرائی۔ جس کے بعد مہمانان کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

درخواست دعا

مکرم محمد محمود اقبال صاحب صدر شعبہ انگریزی جامعہ احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد داؤد اقبال صاحب آف وحدت کالونی لاہور کی دائیں ٹانگ عیدالاضحیہ کے روز ایک حادثہ کے باعث فریکچر ہوگئی۔ اب ڈاکٹروں نے بذریعہ آپریشن ٹانگ میں پلیٹ ڈال دی ہے، زخم تکلیف دہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ کامل اور عاجل شفاء عطا فرمائے۔ اسی طرح چھوٹے بھائی مکرم محمد مقصود اقبال کو میڈیکل بورڈ نے بائی پاس تجویز کیا ہے کیونکہ دل کو خون مہیا کرنے والی چاروں شریانوں میں رکاوٹ ہے۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ معجزانہ کامل شفاء عطا فرمائے اور خاندان کو مزید پریشانیوں اور ابتلاء سے محفوظ رکھے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ملک محمد انور صاحب ناصر آباد غربی ربوہ لکھتے ہیں میرے چچا مکرم ملک محمد صدیق صاحب اسلام آباد آج کل مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ الشفاء ہسپتال اسلام آباد میں داخل ہیں۔ اور آپریشن متوقع ہے احباب جماعت سے آپریشن کامیاب ہونے کی درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے بچائے اور شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب زاوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اکثر بیمار رہتے ہیں احباب جماعت سے ان کی شفایابی کی درخواست ہے۔

مکرم چوہدری منور احمد صاحب انسپکٹر مال دارالیمن وسطی حلقہ حمد ربوہ کے بیٹے ولید احمد کو بے ہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم غلام مرتضیٰ تبسم صاحب (المعروف عبدالحفیظ) خادم بیت الصادق علوم غربی ربوہ لکھتے ہیں۔ میری خوش دامن محترمہ رانی بی بی صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک 27 ضلع فیصل آباد مورخہ 19 فروری 2004ء کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں بعمر 65 سال وفات پا گئی ہیں۔ ان کا جنازہ بعد نماز جمعہ 20 فروری 2004ء کو مکرم فرید احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا اسی دن جنازہ دارالضیافت ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 21 فروری بعد نماز عصر بیت المہدی گولبازار ربوہ میں مکرم قیصر محمود صاحب نے جنازہ پڑھایا اور تدفین قبرستان عام میں ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم عبدالحق صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی مرحومہ نے سوگواران میں 4 بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

نثار احمد مغل
پاکستان کوالٹی اینڈ پرسیئن انجینئرنگ ورکس
گلی نمبر 25، مکان نمبر 8، دوکان نمبر 3
بالمقابل مین گیٹ میاں میر 17۔ انفنٹری روڈ، دھرم پورہ، لاہور
موبائل: 0320-4820729

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار یکم مارچ 2004ء

12-10 a.m عربی سروس
1-10 a.m گلشن واقفین نو
2-10 a.m سوال وجواب
3-20 a.m تقریر محترم سید خالد احمد صاحب
3-55 a.m سوال وجواب اردو
5-00 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m چلڈرنز ورکشاپ
6-30 a.m سوال وجواب
7-30 a.m کوئز روحانی خزائن
8-00 a.m فرانسیسی سروس
9-10 a.m کوئز: خطبات امام
9-50 a.m گلشن وقف نو
11-00 a.m تلاوت خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m چائینز سروس
1-00 p.m چائینز سیکھئے
1-35 p.m سوال وجواب
2-40 p.m کوئز: خطبات امام
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-15 p.m زندہ لوگ
5-00 p.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 p.m سوال وجواب
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m جرمن سروس
9-50 p.m فرانسیسی سروس
10-50 p.m لقاء مع العرب

منگل 2 مارچ 2004ء

12-15 a.m عربی سروس
1-15 a.m سوال وجواب
1-50 a.m کوئز روحانی خزائن
2-50 a.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
3-55 a.m فرانسیسی سروس
5-00 a.m تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
6-10 a.m واقفین بچوں کا پروگرام
6-30 a.m مجلس سوال وجواب
7-40 a.m تقریر مکرم نصیر احمد انجم صاحب
8-20 a.m ایم ٹی اے امریکہ کے پروگرام
9-00 a.m اردو ملاقات
9-50 a.m لجنہ میگزین
11-00 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-50 p.m سفر ہم نے کیا
1-15 p.m لجنہ میگزین
2-15 p.m مجلس سوال وجواب
3-10 p.m انڈونیشین سروس
4-20 p.m سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
5-00 p.m تلاوت انصار سلطان القلم خبریں
6-00 p.m مجلس سوال وجواب
7-10 p.m بنگلہ سروس
8-25 p.m فرانسیسی سروس
9-25 p.m جرمن سروس
10-55 p.m لقاء مع العرب

بدھ 3 مارچ 2004ء

12-10 a.m عربی سروس
1-20 a.m سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
2-00 a.m مجلس سوال وجواب
3-10 a.m تعارف
3-55 a.m اردو ملاقات
5-00 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m بچوں کا پروگرام
6-30 a.m مجلس سوال وجواب
7-30 a.m ہماری کائنات
8-10 a.m تقریر
8-45 a.m سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
9-25 a.m سفر ہم نے کیا
10-10 a.m خطبہ جمعہ
11-05 a.m تلاوت خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-40 p.m سواحیلی سروس
1-40 p.m مجلس سوال وجواب
2-40 p.m سفر ہم نے کیا
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-20 p.m سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
5-00 p.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m مجلس سوال وجواب
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-10 p.m فرانسیسی سیکھئے
9-00 p.m فرانسیسی پروگرامز
10-00 p.m جرمن سروس
11-00 p.m لقاء مع العرب

Multicolour International
Specialist In All Kind Of:
Advertising, Screen/Offset Printing, Industrial Nameplates, Stickers, Promotional Items, Holy Gifts in Metallic Mounts, Plastic Photo ID Cards
129-C, Rehmanpura, Lahore. Ph: 7590106,
Email: multicolor13@yahoo.com

ربوہ میں طلوع وغروب 27 فروری

طلوع فجر	5-15
طلوع آفتاب	6 36
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	6:07

بقیہ صفحہ 1

الف۔ ...
(1) سکول لیونگ سرٹیفکیٹ
(2) برتھ سرٹیفکیٹ
(3) ایک عدد پاسپورٹ سائز رنگین تصویر
داخلہ فارم پر اندراجات برتھ سرٹیفکیٹ کے مطابق کریں۔ (پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

سالانہ امتحانات شروع ہونے والے ہیں
اس سے خوب تیاری کریں اور اگر رفیق دماغ
کا استعمال ساتھ جاری رہے تو رزلٹ اللہ کے فضل کے ساتھ
توقع کے مطابق ہوگا۔ بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے
رفیق دماغ۔ کمزور ذہن کے بچوں کو ضرور استعمال کرائیں
قیمت فی ڈبی -/25 روپے کورس 3 ڈبیاں۔
تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
☎04524-212434 Fax:213966

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، قمر کار، دیجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
☎212694 ... 31/55

ضرورت ہے
ادویات کی سپلائی کے کام میں دلچسپی رکھنے والے میڈیکل ریپس، فیلڈ ورکرز، کمیشن ایجنٹس یا سیلز مین جو پاکستان کے کسی بھی علاقے میں ہومیو پیتھک ایلو پیتھک یا یونانی ادویات کی سپلائی اور بکنگ کا کام کرتے ہوں یا اب یہ کام سیکھنا چاہیں وہ معقول معاوضہ پر جزوی (پارٹ ٹائم) یا کل وقتی کام کیلئے درخواستیں صدر صاحب یا قائد صاحب کی تصدیق سے بھجوائیں۔
فون: 04524-214576
04524-213156
گیور ہیئو انٹرنیشنل (ڈاکٹر راجہ ہومیو) گولبازار ربوہ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎دکان 213649 رہائش 211649

سی پی ایل نمبر 29

اعلان داخلہ

الصادق ماڈرن اکیڈمی میں درج ذیل شیڈول کے مطابق داخلہ برائے سال 05-2004ء شروع ہو رہا ہے
(1) جونیئر وسینئر نرسری کلاسز کا داخلہ 21 فروری بروز ہفتہ سے شروع ہوگا۔ جو کہ سیٹیں ختم ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا (نرسری کلاسز میں عمر کی حد $2\frac{1}{2}$ سال تا $4\frac{1}{2}$ سال ہے)
(2) پریپ کلاس کا داخلہ ٹیسٹ 28 فروری بروز ہفتہ ہوگا۔ ہم اپنے سینئر نرسری کے بچوں سے پریپ کیلئے داخلہ ٹیسٹ نہیں لیں گے۔
(3) ون سے چھٹی کلاس کا داخلہ ٹیسٹ 27 مارچ بروز ہفتہ ہوگا۔ فروری 2004ء سے نئی برانچ الصادق اکیڈمی ساہیوال روڈ نزد جلسہ گاہ کا بھی آغاز ہو رہا ہے۔
جس میں نرسری اور پریپ کلاسز کا داخلہ ہوگا۔
مین برانچ الصادق اکیڈمی دارالفضل
چوک کے آفس سے داخلہ فارم دستیاب ہیں۔ مزید معلومات کیلئے سکول آفس سے رابطہ کریں۔
نوٹ: ادارہ میں لیڈی ٹیچرز کی بھی ضرورت ہے
تعلیمی قابلیت بی ایس سی۔ ایم ایس سی۔
مینیجر الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ
فون: 211637-214434